www.KitaboSunnat.com

"محدث" معاصرین کی نظر میں

(ماہنامہ "فکر ونظر" اسلام آباد۔ جنوری ۱۹۷۱ء)

جماعتِ اہل حدیث کی مجلس التحقیق الاسلامی کا یہ پہلا شمارہ ہمیں برائے تبصرہ موصول ہوا ہے اداریہ عزیز زبیدی نے لکھا ہے جس کا موضوع ہے "مسلک اہل حدیث کا ماضی اور حال"۔ یہاں ضمناً اتنا بتا دینا مفید رہے گا کہ جماعت اہل الحدیث خود کو صرف قال اللہ اور قال الرسول ؐ کا پابند سمجھتی ہے۔ اس کا نعرہ ہے: "الدّین قال اللّٰہ وقال رسولہ۔"

وہ اپنی تاویل کے مطابق سنت پر کاربند رہنا ہی دین خیال کرتے ہیں بقول شاعر ؎

اھل الحدیث عصابۃ نبویّۃ
ترضٰی بقول المُصطفٰیؐ و بفعلہ

یہ وہی جماعت ہے جس کی مساعی سے برصغیر پاک و ہند میں قرآن وحدیث کی تعلیم کے مراکز کھلے دشمنانِ اسلام کے خلاف جہاد کا احیاء ہوا۔ اور فقہ جامد پر قائم رہنے والوں سے مناظرے اور مباحثے ہونے لگے، اور عوام پر یہ انکشاف ہونے لگا کہ دین براہِ راست قرآن وسنت سے لیا جاتا ہے اور فقہی قوانین میں مسلسل تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں۔ اس مختصر سی تمہید کے بعد ہم سرسری طور پر اس اداریہ کا جائزہ لیتے ہیں:

اداریہ شروع ہوتا ہے اور اس کا پہلا جملہ یہ ہے:

"سلف صالحین "جماعت"، تو ضرور تھے لیکن ہماری طرح ان کو تنظیم کی ضرورت نہیں تھی۔"

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا وہ سلف صالحین فرشتے تھے؟ کیا وہ احکام الٰہی اور سنت نبیؐ کی پیروی سے چھٹی پا چکے تھے، قرآن مجید اور سنتِ نبوی تو جماعتی نظام اور تنظیم کی بار بار تاکید کرے اور جماعت کے لیے شوریٰ اور امیر کے حکم کی پابندی پر زور دے اور اصولوں پر پختگی سے قائم رہنے پر اصرار کرے لیکن ان حضرات کو تنظیم کی ضرورت نہ ہو؟

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھلا جماعت تنظیم سے خالی بھی ہو سکتی ہے اور جماعت بھی ان لوگوں کی جو رسول اللہ ؐ کے اسوہ کی اقتداء کرتی تھی، ایک راستہ پر ایک رُخ کرتے ہوئے چلتی تھی، "من شذ شذ فی النار" سے ڈرتی تھی، "اعتصام بحبل اللہ" کا مصداق تھی، جو ہر وقت دشمنوں کے افساد و کید سے چوکنا رہتی اور "الصلوٰۃ جامعۃ" کے اعلان پر شوریٰ کے لیے جمع ہو جاتی حسب استطاعت اپنی ذمہ داریوں کو بجالاتی، صلوٰۃ و زکوٰۃ و حج کو اجتماعی صورت میں ادا کرتی کیا یہ سب باتیں علانیہ شاہد نہیں کہ سلف صالحین جماعت کی تنظیم کے حقائق و اسرار سے واقف تھے اور جماعت کے نظام میں، کسی قسم کا خلل گوارا نہ کرتے تھے، وہ نظم برقرار رکھنے کے لیے سعی و عمل کرتے تھے اور "فقدانِ تنظیم" پر تن بہ تقدیر نہ تھے؟؟

اس کے بعد اداریہ کا دوسرا پیرا یوں شروع ہوتا ہے:

اسلاف کے پاس "فکرِ مربوط، وحدتِ عمل اور احساسِ بصیر" کی دولت وافر تھی اس لیے وہ سرگرم عمل بھی تھے اور تسبیح کے دانوں کی طرح منظم بھی"

ناطقہ سربگریباں کہ اسے کیا کہیے؟ کیا "فکرِ مربوط" میں لفظ "مربوط" تنظیم کی غمازی نہیں کرتا؟ اور کیا "وحدتِ عمل" تنظیم سے خالی ہو سکتی ہے؟ پھر "تسبیح کے دانوں کی طرح منظم"، جماعت کا تنظیم سے خالی ہونا ممکن ہے؟ ایں چہ بوالعجبی است؟؟

صفحہ ۷ پر "کتاب و سنت کی غلامی" نئی اصطلاح ہے جو نہ قرآن میں ہے نہ حدیث میں۔ اب تک تو جماعت اہل حدیث کے معتمد علیہ علماء غلام نبی، غلام رسول، غلام محمد، غلام احمد ناموں کو اسلام کی روح کے منافی قرار دیتے تھے اور ایسے نام بدل کر غلام اللہ کر دیا کرتے تھے، اس لیے کہ غلامی (عبادت) صرف اللہ کی ہوتی ہے۔ کتاب پر ایمان ہوتا ہے اور اس کے کام کا اتباع کیا جاتا ہے۔ صفحہ ۷ پر ایک پیرے میں لکھا گیا ہے:

"مسلمان صرف "مسلم" ہے تمام شخصی نسبتوں سے بالاتر اور کتاب و سنت کی غلامی کے لیے یکسو ہے لیکن اس کے بجائے جب دوسری شخصی نسبتوں نے سر اٹھایا، اور حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی، اشعری، ماتریدی، چشتی، قادری، سہروردی، نقشبندی کہلانے لگے تو اہل حدیث نے سلفی اور محمدی کہلا کر دنیا کو عار دلائی.....الخ"

یہ عبارت حیرت انگیز تناقض و تضاد کا مرکب ہے۔ ہم اس منطق کو سمجھنے سے قاصر ہیں کہ اہل حدیث نے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے آپ کو سلفی اور محمدی اس وقت کہا جب دوسروں نے اپنے آپ کو حنفی، شافعی وغیرہ کہا، ایک ہی سانس میں خود کو تمام شخصی نسبتوں سے بالاتر بتانے کے بعد پھر اسی سانس میں خود کو محمدی اور سلفی بھی کہہ ڈالا۔ کون نہیں جانتا کہ سلفی کہلانے اور شافعی، حنفی وغیرہ میں سے کوئی نسبت اختیار کر لیتے ہیں کوئی فرق نہیں، امام ابوحنیفہؒ امام شافعیؒ، امام مالکؒ، امام احمد بن حنبلؒ وغیرہم سب ہی ہمارے سلف صالحین میں تھے۔ اور تنہا سلفی کی نسبت قبول کرنے سے تمام ائمہ وسلف صالحین کی عقیدت کا طوقِ شخصیات مجموعی طور پر اپنے گلے میں ڈال لیا جاتا ہے۔ بہتر یہ ہوتا کہ وہ اپنے سلفی یا محمدی کہلانے کی نسبت کو برحق قرار دینے کے لیے قرآن وحدیث سے نص لاتے۔

بعد ازاں حدیث لا تزال طائفۃ من امتی ظاھرین علی الحق "کا مصداق اہل حدیث کو بتایا گیا ہے اور اس ضمن میں "طائفۃ" کی دور از کار لفظی بحث کی گئی ہے جو غور سے دیکھا جائے تو خود جماعتِ اہل حدیث کے حق میں نہیں جاتی، ہمارے خیال میں جماعتوں کو دعاوی سے گریز کر کے مصلحتِ عوام اور انسانیت کے مفاد کے لیے زیادہ سے زیادہ کام کرنا چاہیے، عمل صالح سے اپنی عظمت وافادیت کا سکہ بٹھانا چاہیے، قرآن مجید کا صاف اعلان ہے:

لیس بامانیکم ولا امانی اھل الکتٰب، من یعمل سوءًا یجز بہٖ .....

" اغنیاء پر مساکین وغرباء کی ذمہ داری" سے متعلق مولانا عبد الرؤف جھنڈا نگری نے مفید احادیث وآثار جمع کر دیے ہیں۔ حافظ نذر احمد صاحب کا "طبِ نبوی" بھی فائدہ سے خالی نہیں، گو ان کے بعض خیالات سے ہمیں اتفاق نہیں۔

اس رسالہ کی مجلس تحریر میں متعدد علماء کے علاوہ حافظ ثناء اللہ اور مولانا عبد السلام مدینہ یونیورسٹی کے فضلاء بھی شامل ہیں۔ ہماری درخواست ہے کہ ملک وقوم کے بنیادی مسائل پر قلم اٹھائیں اور جماعت اہل حدیث کو تحقیق واجتہاد کی دعوت دے کر ان کی ٹھوس خدمت کرنے کی طرف متوجہ ہوں، اللہ ہم سب کو کتاب اللہ پر اسوۂ رسول کے مطابق عمل کی توفیق عطا فرمائے ـــــ آمین!

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ